والد کی زندگی میں فوت ہونے والے بیٹے کا والد کی وراثت میں حصہ

مجیب: سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-836

تاریخ اجراء: 17 شوال المکرم 1444ھ/08 مئی 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی بیٹا اپنے والد کی زندگی میں ہی فوت ہو جائے، تو کیا اسے یا اس کی اولاد کو اس کے والد کی وراثت سے حصہ ملے گا جبکہ والد کے دوسرے بیٹے بھی موجود ہوں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

میت کے وارث وہ لوگ ہوتے ہیں، جو اس کی موت کے وقت زندہ ہوں، لہٰذا اگر کوئی بیٹا اپنے والد کی زندگی میں ہی فوت ہو گیا، تو والد کی وفات کے بعد والد کی وراثت میں اس فوت ہو جانے والے بیٹے کا کوئی حصہ نہیں ہو گا، جب اس فوت ہونے والے بیٹے کا کوئی حصہ نہیں، تو اس کے والد کے دیگر بیٹوں کی موجودگی میں فوت شدہ بیٹے کی اولاد کا بھی دادا کی جائیداد میں بطورِ وراثت کوئی حصہ نہیں ہو گا۔

ہاں اگر بالغ ورثاء اپنے حصوں میں سے اپنی رضامندی سے اس کی اولاد کو کچھ دیں، تو ثواب پائیں گے۔

علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ترکہ ملنے کی شرائط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”ووجود وارثه عند موته حيا حقيقة“ یعنی مورث کی وفات کے وقت وارث کا حقیقۃً زندہ موجود ہونا (بھی وراثت کے ثبوت کی ایک شرط ہے)

(ردالمحتار، جلد10، صفحہ525، بیروت)

جو بیٹا، بیٹی والد کی زندگی میں انتقال کر جائے، اس کا باپ کے ترکہ میں کوئی حق نہیں ہوتا۔ اس کے متعلق اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”لا حق لابن مات قبل ابيه فی ترکة ابيه“ یعنی جو بیٹا اپنے والد سے پہلے انتقال کر گیا، اس کا اپنے والد کے ترکہ میں کوئی حق نہیں۔ (فتاوی رضویہ، جلد25، صفحہ383، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

جو وارث محروم ہو جائیں، انہیں بھی میراث میں سے کچھ دے دینا بہتر ہے۔ چنانچہ اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ”وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا“ ترجمۂ کنز الایمان: پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آ جائیں، تو اس میں سے انہیں بھی کچھ دو اور ان سے اچھی بات کہو۔ (القرآن الکریم، سورۂ نساء، آیت 8)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ”جو رشتہ دار میراث سے محروم ہو گئے ہوں، انہیں بھی میراث سے کچھ دے دینا علی الحساب بہتر ہے۔“ (تفسیر نعیمی، جلد 4، صفحہ 493، مکتبہ اسلامیہ، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم